سوال

(218)یوم عرفہ کا روزہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم جب یوم عرفہ کا روزہ رکھتے ہیں تو یوم عرفہ گزر چکا ہوتا ہے کیا ہمیں اس دن کا روزہ رکھنا چاہیے جس دن حاجی لوگ میدان عرفات میں ہوتے ہیں یا ہمیں نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا چاہیے، خواہ سعودیہ میں یوم عرفہ گزر چکا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یوم عرفہ نو ذوالحجہ کو ہوتا ہے حجاج کرام کو اس دن روزہ رکھنا منع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اس دن کا روزہ نہیں رکھا ہے، چنانچہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا تو آپ نے اسے نوش فرمایا جبکہ آپ اونٹ پر بیٹھے تھے۔ [صحیح بخاری، الحج: ١٦٦١]

البتہ جو لوگ میدان عرفات میں نہیں ہیں ان کے لئے اس کا روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے لیکن وہ نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھا تھا۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ، یوم عاشورہ (دس محرم) اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتے تھے۔ [ابوداؤد، الصیام: ٢٤٣٤]

ہم نے اپنے حساب سے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا ہے، اس سلسلہ میں ہم سرزمین مقدس کا حساب نہیں رکھیں گے کیونکہ سعودیہ سے مشرق والے ایک یا دو دن پیچھے ہیں اگر وہاں ١٥ ذوالحجہ ہے تو ہمارے ہاں تیرہ یا چودہ ذوالحجہ ہوگی اور سعودیہ سے مغربی علاقے ایک یا دو دن آگے ہیں اگر سعودیہ میں ١٥ ذوالحجہ ہے تو وہاں سولہ یا سترہ ذوالحجہ ہوگی ہے۔ اگر ذوالحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کو سعودیہ کے حساب سے رکھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے جو علاقے سعودیہ سے ایک دن یا دو دن آگے ہیں وہاں سعودیہ کی نویں تاریخ دس یا گیارہ ذوالحجہ ہوگی، یعنی وہاں عید ہوگی اور عید کا روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔ اسی لئے ہم نے اپنے حساب سے نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں قطعی طور پر سعودیہ کے پابند نہیں ہیں؟ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 245